دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی

(تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں)

*ڈاکٹر محمد عبداللہ عابد

**ڈاکٹر وسیم اکبر شیخ

Dissemination of Islam requires a wise and tactful methodology in order to ensure that the message falls on receptive ears. The paper tries to search out some essentials from the way the Holy Prophet (SAW) communicated the message of Almighty Allah to humanity. The Holy Prophet (SAW) always stepped forward with wisdom and best advice. He never indulged in petty quarrels or reciprocal abuse. He niether hurt the feelings of the target recipients nor instigated them on obnoxious reaction. Rather he waited for suitable opportunity and, then, used appropriate method for conveying his message and convincing the indviduals. It was the same wise and dilligent planning which resulted in such an effective communication that within a short spane of twenty three years, the whole Arab Peninsula embraced Islam. Similar strategy today also can play miracles if adopted by the preachers.

تعارف:

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے قبل پوری دنیا کفر وشرک، ذلت وگمراہی اور معصیت ونافرمانی کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی انسانیت نام کی کوئی چیز نہ تھی لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا، عورتوں اور غلاموں کو جانوروں سے بدتر سمجھا جاتا، بتوں کی پرستش کی جاتی،، مرد وعورت خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرتے اور فسق وفجور اور بدکاریوں پر ندامت کی بجائے اس پر فخر کیا جاتا، شراب نوشی اور قمار بازی ان کا پسندیدہ ومحبوب مشغلہ تھا، حسب ونسب پر تفاخر کیا جاتا، انتقام اور کینہ وری کو وصف اور خوبی سمجھا جاتا، بغض وعداوت میں کوئی عار نہ ہوتی، ہر قبیلہ دوسرے کو کمتر اور ذلیل سمجھتا، سودی لین دین عام تھا، معمولی معمولی باتوں پر لڑائی جھگڑے

☆ چیئرمین شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ وتحقیق۔ گومل یونیورسٹی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

☆☆ چیئرمین شعبہ ابلاغ عامہ۔ گومل یونیورسٹی۔ ڈیرہ اسماعیل خان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صدیوں چلتے گویا دنیا تباہی کے دھانے پر پہنچ چکی تھی ان حالات میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں تشریف لائے اور عبداللہ کے گھر سے طلوع ہونے والے آفتاب و ماہتاب کی ''ضوفشانی'' سے پوری دنیا فیض یاب ہونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سراپا رشد و ہدایت اور قیامت تک آنے والے لوگوں کیلئے کامل نمونہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں دنیا وآخرت کی فلاح وکامیابی مضمر ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابر رحمت بن کر آئے اور انسان کو کفر وشرک اور ضلالت وگمراہی کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر توحید و رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی سے منور کر دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کو توحید خالص کے تصور سے آشنا کیا، اور اپنی موثر دعوت وتبلیغ کے ذریعے ادنی واعلیٰ کی تفریق مٹا کر اخوت ومساوات کا سبق دیا، انسان کی عظمت قائم کی، اوہام وخرافات کی زنجیروں سے انسان کو آزاد کر کے حقیقت شناس بنا دیا، زبان کے تفرقے، رنگ ونسل کے امتیازات ووطنیت، وقومیت کی کشاکش کیسی کیسی سنگین بیڑیاں اولاد آدم کے پیروں میں پڑی ہوئی تھیں، انسانیت، ذات پات اور قوم و مذہب کے سماجی واقتصادی گروہوں میں تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو چکی تھی، مگر چند سالوں کے اندر عرب جیسے متمدن ملک میں امن وامان قائم ہو گیا، قبائل کی خانہ جنگیاں ختم ہو گئیں، جرائم کا بازار سرد پڑ گیا، رہزن محافظ بن گئے، خدا کا یقین انسان کی زندگی کا ایک عنصر بن گیا، وہ اپنی خلوت وجلوت کے تمام معاملات میں خدا کی ذات کو حاضر و ناظر محسوس کرنے لگا اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آ گیا جس میں ہر طرف مساوات، امن وامان اور عدل انصاف قائم ہو چکا تھا۔(۱)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت وتبلیغ کے نتیجہ میں تیئیس سال کی مختصر ترین مدت میں ایک نیا مذہب، ایک نئی شریعت، ایک نیا تمدن، ایک بے مثال معاشرہ اور ایک ہمہ گیر فلسفہ حیات عالم وجود میں آ گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسا نظام زندگی پیش کیا جس نے عرب جیسی جاہل اور تہذیب سے ناآشنا قوم کو جہالت اور گم نامی کی تاریکیوں سے نکال کر صف اول کی قوموں میں لا کھڑا کیا، علوم وفنون اور تہذیب وتمدن کے سب ہی شعبوں میں عرب دانشوروں نے دنیا کے خزانوں کو مالا مال کر دیا۔ یہاں تک کہ دنیا کی ترقی یافتہ قومیں علم ودانش کے ان خزانوں سے آج تک فیض حاصل کر رہی ہیں۔

دعوت وابلاغ کے معنی ومفہوم:

دعوت: دعوت کے لفظی معنی پکارنے کے ہیں علامہ راغب اصفہانی مفردات القرآن میں لکھتے ہیں

الدعاء الی الشیء الحث علٰی قصدہٖ (۲) یعنی کسی چیز کو حاصل کرنے پر ابھارنا۔ اور اسی سے ملتے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جلتے اصطلاحی معنی بھی ہیں یعنی اللہ کے دین کو قبول کرنے کی طرف لوگوں کو بلانا اور آمادہ کرنا۔

تبلیغ کا لفظ عربی زبان کے لفظ "بلغ" سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں "پہنچانا" لفظ بلغ ہی سے اس نوعیت کے دیگر الفاظ مثلاً ابلاغ، مبلغ، بلاغت اور بلیغ وغیرہ نکلے ہیں عربی زبان کی پاپولر جدید لغت کے مطابق "ابلاغ" کے معنی "پہنچانا" کے ہیں۔(۳)

جبکہ اردو کی مشہور لغت فیروز اللغات کے مطابق ابلاغ کے معنی پہنچانا، بھیجنا، تبلیغ و اشاعت کے ہیں۔(۴)

ابلاغ: ترقی اردو بورڈ کراچی کی شائع کردہ اردو لغت میں لفظ ابلاغ کی جامع تعریف کی گئی ہے۔ اس کے مطابق

(الف) بات پیغام، خیالات، عقائد یا علوم وغیرہ دوسروں تک بھیجنے کا عمل!

(ب) تقریر تحریر یا علامت و اشارات کے ذریعے تبلیغ کرنا ہیں۔(۵)

انگریزی زبان میں ابلاغ مترادف (Communication) ہے جس کے معنی ہیں:

(i) An act or instance of transmitting.

(ii) Verbal or written messages.

(iii) A technique for expressing ideas effectivelly. (۶)

انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق ابلاغ یعنی (Communication) کی تعریف کچھ یوں ہے۔

"Communication derives from the latin word Communique which means to make common, to share, to impart and to transmit"(۷)

تبلیغ کا مفہوم:

تبلیغ کا مفہوم پہنچانا ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد اسلام کو دوسرے لوگوں قوموں اور ملکوں تک پوری شرح وبسط سے پہنچانا ہے۔ لہٰذا اس کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ مخاطب تک دین کی بات ایسے عمدہ اور دل نشین طریقے سے پہنچانا کہ اس کے دل و دماغ پر اثر انداز ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات میں بھی دعوت وتبلیغ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو دعوت وتبلیغ کا حکم دیا ہے۔ حضرت علیؓ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا "اے علیؓ! تیرے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کسی ایک فرد کو بھی ہدایت دے تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے"۔(۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن وحدیث کے حوالے سے جب ہم لفظ دعوت وتبلیغ کے معنی ومفہوم پر غور کرتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ابلاغ وتبلیغ کے معنی ہیں نیکی، شرافت، خیر وصداقت جذبات اور حق کی دعوت یعنی اسلام کی آفاقی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانا۔

اصول دعوت کی اہمیت:

کسی دعوت کی کامیابی کیلئے دو باتیں اشد ضروری ہیں، دعوت دینے والے کا انفرادی کردار اور دعوت کا انداز اور طریقہ کار۔ دعوت بجائے خود کتنی ہی پر کشش کیوں نہ ہو کسی معاشرہ میں اسی وقت جڑ پکڑتی ہے جب اسے نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا جائے۔ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت، استعداد اور حالات کو سمجھتے ہوئے موقع ومحل دیکھ کر بات کی جائے حفظ مراتب اور مخاطب کی نفسیات کو مدنظر رکھا جائے۔ مخاطب کے جذبات کو ابھارا جائے۔ گمراہیوں اور برائیوں کا محض عقلی حیثیت سے ہی ابطال نہ کیا جائے بلکہ انسانی فطرت میں جو ان کے لئے پیدائشی نفرت پائی جاتی ہے، اسے بھی ابھارا جائے اور ان کے برے نتائج سے خوف دلایا جائے۔ اعمال صالح کی خوبی ہی ثابت نہ کی جائے بلکہ ان کی طرف رغبت بھی دلائی جائے۔ ایسا انداز اور طریقہ کار اختیار کیا جائے جس سے عقل وذہن مانوس ہوں، جن سے تحریک وتشویش پیدا ہو۔ دعوت میں خیر خواہی اور باہمی محبت کی فضا موجود ہونی چاہئے۔ ایسی تڑپ اور دلسوزی سے دعوت دی جائے کہ مخاطب یہ محسوس کرے کہ ناصح کے دل میں اس کی اصلاح کے لئے تڑپ موجود ہے اور وہ حقیقت میں اس کی بھلائی چاہتا ہے۔(۹)

دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی کے بنیادی اصول:

1. حکمت وتدبر:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ.(۱۰)

اپنے پروردگار کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلاؤ اور ان سے مناظرہ اچھے طریقے سے کرو۔

اس آیت میں تبلیغ کے تین اصول بیان کئے گئے ہیں۔ (1) حکمت وتدبر (2) عمدہ نصیحت (3) مناظرہ بطریق احسن دعوت کے اصول میں سب سے پہلے حکمت کو بتایا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مبلغ کا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کام صرف ایک پیغام اور کلام کو لوگوں کے کانوں میں ڈال دینا نہیں بلکہ حکمت وتدبر سے مناسب وقت اور مناسب ماحول دیکھ کر ایسے انداز میں پہنچانا ہے کہ مخاطب کیلئے قبول کرنا آسان ہو جائے یعنی ہدایت کا پیغام دلائل وبراہین کی روشنی میں حکیمانہ انداز سے پیش کرے کہ سننے والا گردن جھکا دے۔ حکمت کا مطلب یہ ہے کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا دھند تبلیغ نہ کی جائے بلکہ دانائی کے ساتھ مخاطب کی ذہنیت اور استعداد اور حالات کو سمجھ کر، نیز موقع محل دیکھ کر بات کی جائے، ہر طرح کے لوگوں کو ایک لکڑی سے نہ ہانکا جائے جس شخص یا گروہ سے سابقہ پیش آئے پہلے اس کے مرض کی تشخیص کی جائے پھر ایسے دلائل سے اس کا علاج کیا جائے جو اس کے دل ودماغ کی گہرائیوں سے اس کے مرض کی جڑ نکال سکتے ہوں۔ (۱۱)

2. عمدہ نصیحت:

موعظت کے معنی نصیحت کے ہوتے ہیں۔ اصطلاح میں ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ کسی کو نیک کام کی طرف بلانے کو موعظت کہتے ہیں۔ موعظت کے ساتھ حسنہ کی قید بھی لگا دی گئی ہے۔ اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ یہ نصیحت نرم اور دلنشیں الفاظ میں ہو۔ بعض اوقات خاص ہمدردی اور خیر خواہی سے کسی کو نیک کام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ مگر لب ولہجہ دل خراش ہوتا ہے تو دعوت موثر نہیں ہوتی۔ اس لئے موعظت کے ساتھ حسنہ کی قید لگا دی گئی ہے۔ یہ تبلیغ کا دوسرا اہم اصول ہے۔ نصیحت ایسے کی جائے جس سے دل سوزی اور خیر خواہی ٹپکتی ہو اور مخاطب یہ محسوس کرے کہ ناصح کے دل میں اس کی اصلاح کیلئے ایک تڑپ موجود ہے۔

3۔ مناظرہ بطریق احسن:

اگر پہلے دو اصول کارگر نہ ہوں اور نوبت مناظرہ اور مجادلہ تک پہنچ جائے تو مناظرہ اچھے طریقے پر ہونا چاہئے۔ اس مناظرے میں بھی نرمی، خیر خواہی اور احسن خطابت کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اس میں غصہ اتارنا یا اپنے نفس کی بڑائی پیش نظر نہ ہو بلکہ محض خدا کیلئے کلمہ حق کو بلند کرنے کیلئے ہو۔ اس مباحثہ کی اولین شرط یہ ہے کہ اچھے اور سلجھے ہوئے طریقے پر ہو اور مخاطب کے دلائل کی تردید بڑے منطقی انداز میں ہو کہ اس سے ضد اور ہٹ دھرمی پیدا نہ ہو۔ دوسرے اس کی نوعیت محض مناظرہ بازی، عقلی کشتی اور ذہنی دنگل کی نہ ہو اس میں کج بحثیاں، الزام تراشیاں، چوٹیں اور پھبتیاں نہ ہوں اس کا مقصد حریف مقابل کو چپ کرا دینا اور اپنی زبان آوری کے ڈنکے بجا دینا نہ ہو بلکہ اس میں شیریں کلامی ہو اعلیٰ درجے کا شریفانہ اخلاق ہو، معقول اور دل لگتے دلائل ہوں۔ (۱۲)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

4. قرآن وسنت کی طرف دعوت:

دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی میں دعوت مطالعہ قرآن مجید کو مرکزی حیثیت حاصل ہے کلام الٰہی اور سیرت طیبہ دو ایسے مبارک ماخذ ہیں جن کی اثر انگیزی لاجواب و بے مثال ہے قرآن انسان کو انفس وآفاق کی نشانیوں اور آخرت کی ہولناکیوں سے باخبر کرتا ہے، اور ایک عام انسان کو مقصد زندگی سے آگاہ کرتا ہے۔ قرآن میں کئی ایسے لوگوں کا ذکر آیا ہے جنہوں نے قرآن مجید کو سنا اور کلام الٰہی سے متاثر ہو کر اسلام کو اپنالیا۔ قرآن ایک ایسی عظیم کتاب ہے جو انسان کے دل ودماغ اور پوری شخصیت میں انقلاب برپا کر دیتی ہے یہ انسانی فکر ونظر کے زاویے بدل دیتی ہے اس کے الفاظ میں بے پناہ تاثیر ہے یہی وجہ ہے کہ آج کے جدید دور میں بے شمار ایسے غیر مسلم سائنسدان، محقق، دانشور، صحافی، ادیب اور سماجی کارکن ہیں جنہوں نے قرآن کا ترجمہ پڑھا اور قرآن کی سچائی اور زندگی کے مسائل کا حل انہیں مل گیا، اس طرح قرآن مجید کی تشریح کیلئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطالعہ ضروری ہے غرض دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی میں قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو ایسے اہم ترین سرچشمے ہیں، جنکے بغیر دعوت حق کا فریضہ سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔

5. نرمی اور شائستگی:

نرمی اور شائستگی سے بات کی جائے تو اس کا سننے والے پر خاطر خواہ اثر ہوتا ہے دعوت اور تبلیغ میں یہ نرمی بنیادی اصول ہے۔ مخاطب کتنا ہی سرکش کیوں نہ ہو اس سے اچھی تاثیر پیدا ہونے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ اور ہارونؑ کو فرعون جیسے سرکش کے سامنے پیغام ربانی کو لے کر جانے کی ہدایت کے ساتھ نرمی کا حکم بھی دیا جاتا ہے۔ ترجمہ: اس سے نرم گفتگو کرنا شاید وہ نصیحت اختیار کرے یا خدا سے ڈرے۔(۱۳)

اس لئے مبلغین کو نرمی اپنا اصول بنالینا چاہئے اور سخت کلامی اور بدتہذیبی سے پرہیز کرنا چاہئے۔ قبیلہ ثقیف کا وفد۔ رمضان 9ھ میں مدینہ آیا اس نے قبول اسلام کیلئے عجیب عجیب شرطیں پیش کیں، ان میں سے ایک شرط یہ تھی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر اس شرط پر بیعت کریں گے کہ وہ نہ صدقہ (زکواۃ) دیں گے اور نہ جہاد میں شریک ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شرط کو مان کر ان کی بیعت قبول کر لی کچھ لوگوں نے اس پر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب وہ اسلام قبول کریں گے تو اس کے بعد وہ صدقہ بھی دیں گے اور جہاد بھی کریں گے۔(۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی کی معجزانہ کشش لوگوں کو کھینچ کھینچ کر اسلام میں داخل کرتی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيم. (۱۵)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

انہیں تمھارا نقصان میں پڑنا گراں گزرتا ہے وہ تمھاری فلاح کیلئے حریص ہیں، ایمان والوں کیلئے شفیق اور مہربان ہیں۔

6. تالیف قلوب:

تالیف قلوب کے لغوی معنی ہیں ''دلوں کو ملانا'' اس سے مراد ہے کہ جس شخص کو اسلام کی طرف مائل کرنا ہو اس کے ساتھ محبت وشفقت امداد واعانت اور غم خواری و ہمدردی کا سلوک کیا جائے تا کہ وہ ان شریفانہ جذبات سے ممنون ہو کر ضد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑ دے اور اس کی دعوت کو قبول کرنے کیلئے آمادہ ہو جائے۔ ایک دفعہ ایک بدو نے آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ مجھے اپنی بکریوں کے ریوڑ عنایت کر دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو سب دے دیئے یہ فیاضی دیکھ کر اس نے اپنے قبیلے سے کہا'' بھائیو اسلام قبول کرلو، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا دیتے ہیں کہ ان کو فقر وافلاس کا ڈر نہیں رہتا''

اسی وجہ سے نومسلموں کی دلجمعی اور غیر مسلموں کو اسلام کی طرف مائل کرنے کیلئے زکوۃ میں سے کچھ مال انہیں دینے کی اجازت دی جسے مولفتہ القلوب کہا جاتا ہے۔(۱۶)

تا کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق نرم گوشہ پیدا ہو۔

7. مخاطب کے مزاج اور ذہنیت کی رعایت:

حق تعالیٰ کو محض تبلیغ ہی مقصود نہیں بلکہ اس کے ساتھ مخاطبوں کے احوال اور طبائع کی رعایت بھی منظور ہے۔ جس کی منشا شفقت ہے۔ اگر بنی آدم کے مزاجوں اور ذہنیتوں کی رعایت ملحوظ خاطر نہ ہوتی تو صرف حکیم الہی کا پہنچا دیا جانا کافی سمجھا جاتا۔ استدلال کی راہ اختیار کرنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی چہ جائیکہ استدلال کی انواع واقسام پر تفصیلی روشنی ڈالی جاتی پس جبکہ انسان کے داعی اول نے اپنے مخاطبوں کی یہ رعایت فرمائی تو اس سے آیت کا منشا صاف طور پر واضح ہوا کہ تمام داعیان دین کا فرض ہے کہ وہ رعایت طبع اور ماتحت مخاطبوں کی ذہنیتوں کا اندازہ کر کے تبلیغ کا آغاز کریں ورنہ بلا رعایت طبائع ان کی دعوت وتبلیغ موثر نہیں ہوگی۔(۱۷)

ہر شخص کی ذہنی سطح اور مدارج عقلی میں اختلاف پایا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ وہ دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں ہر شخص کی ذہنی سطح اور اس کے مدارج عقلی کا پورا پورا خیال رکھتے۔ حضری اور شہری لوگوں سے ان کے انداز و معیار کے مطابق گفتگو فرماتے، اور بدوی سے اس کی ذہنیت کے مطابق بات کرتے۔ بدوی سے اس کی ذہنیت کے مطابق بات کرتے۔ اس کی بہترین مثال ابو ہریرہؓ کی اس روایت

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے ملے گی جس میں بنی فزارۃ کے ایک شخص کا ذکر ہے جو بدوی تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ "میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جو سیاہ رنگ کا ہے" میں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ ہم میاں بیوی میں کوئی سیاہ رنگ کا نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی سمجھ اور پیشہ کے مطابق جواب مرحمت فرمایا۔ اس سے پوچھا۔ "کیا تمھارے پاس کچھ اونٹ ہیں؟" اس نے کہا "جی ہاں" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا "وہ کس رنگ کے ہیں اس نے کہا سرخ رنگ کے"۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سوال کیا "کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا یا کم سیاہ رنگ کا کوئی اونٹ بھی ہے؟" اس نے کہا "ہاں" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! "اب تم بتاؤ کہ سرخ رنگ کے اونٹوں میں یہ سیاہی کیسے آ گئی"۔ اس نے اس کے جواب میں کہا "ممکن ہے اس کے نسب میں کوئی اونٹ خاکستری یا سیاہ رنگ کا ہو۔ اور اس کی جھلک ہو" جب بات یہاں تک پہنچ چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہہ کر اس کے شبہ کو دور کر دیا: "کہ یہاں بھی معاملہ ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ نسب کا کرشمہ کارفرما ہو اور اس میں تمھاری بیوی کا کوئی قصور نہ ہو"۔ (۱۸)

ایک اور روایت حضرت ابوامامہؓ سے ہے کہ ایک قریشی نوجوان آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے بدکاری کی اجازت دیں۔ تمام لوگ اس پر جھپٹے اسے سخت سست کہا اور اسے بات کرنے سے روکا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قریب کیا۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم اپنی والدہ کیلئے اسے پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے اللہ کی قسم ہرگز نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اپنی ماؤں کیلئے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے تم اپنی بیٹی کیلئے پسند کرو گے؟ کہنے لگا اللہ کی قسم ہرگز نہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اپنی بیٹیوں کیلئے اسے ناپسند کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی بہن، پھوپھی اور خالہ کا ذکر کیا اور وہ ہر مرتبہ مذکورہ جواب دہراتا رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا داہنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے اللہ اس کے گناہ بخش دے اس کے دل کو صاف کر دے اور اس کے قوائے جنسیہ کو محفوظ کر دے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس نوجوان نے اس کے بعد کبھی کسی کی طرف التفات نہ کیا۔ (۱۹)

8. احکام الٰہی کی مرحلہ وار تعمیل:

دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی میں اہم ترین بات یہ ہے کہ اس سارے عمل میں اسلامی احکامات پر بتدریج اور مرحلہ وار عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کو جب شراب سے روکنا چاہا تو ایک دم شراب کو حرام نہیں کیا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

بلکہ پہلے شراب کی برائی بیان فرمائی پھر اس سے بچنے کی تاکید کی گئی اور اسے ناپاک اور شیطان کا عمل قرار دیا اور آخر میں اسے بالکل ممنوع اور حرام قرار دے دیا گیا۔ پھر اس رعایت طبائع کے اصول کے ماتحت مبلغ کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے مخاطبوں کے احوال پر نظر ڈال کر ان کی آمادگی اور صلاحیت قبول کی بھی جانچ کرے۔

صحن نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک اعرابی نے پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہؓ نے اسے ڈانٹنا چاہا کر دیا گویا وہ نہی عن المنکر پر آمادہ ہوئے آپ نے سب کو روک دیا اور اعرابی کی اس ناجائز حرکت کو ہونے دیا اس حالت میں روکنے اور دھمکانے سے اس کا پیشاب بند ہو جاتا اور وہ بیمار پڑ جاتا اس کی فراغت کے بعد صحن مسجد کو پاک کرا دیا اور اسے بلا کر بہت پیار اور محبت اور نرمی سے فرمایا کہ اے عزیز مساجد اس کام کے لئے نہیں بنائی گئیں ان کا موضوع نماز اور ذکر اللہ ہے۔(۲۰)

اسلامی احکامات میں تدریج کی اہمیت وافادیت کا اشارہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی اس حدیث پاک میں بھی موجود ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں" قرآن میں سب سے پہلے جو چیز نازل کی گئی وہ مفصل سورتیں ہیں جن میں دوزخ اور جنت کا ذکر ہے۔ یہاں تک کہ جب لوگ اسلام کے دائرے میں آگئے تب حلال وحرام کے احکام نازل ہوئے اگر بالکل شروع میں حکم آجاتا کہ شراب نہ پیو تو لوگ کہتے کہ ہم ہرگز شراب نہ چھوڑیں گے اور اگر یہ حکم دیا جاتا کہ زنا نہ کرو تو لوگ کہتے ہم ہرگز زنا نہ چھوڑیں گے"۔(۲۱)

9. انذار وتبشیر:

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا .(۲۲)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تم کو تمام انسانوں کیلئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا۔

دعوت وتبلیغ اور اصلاح کی ہر کوشش دراصل انذار وتبشیر کا عمل ہے یعنی بنی نوع انسان کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ تم دنیا میں آزاد نہیں ہو، تمہیں تمھارے مالک وخالق نے امتحان کیلئے دنیا میں بھیجا ہے وہ خالق و مالک تمھارا رازق ونگہبان ہے اور وہ ایک دن تمھارے ہر قول وفعل کا حساب لے گا۔(۲۳)

اور ظالموں کو سزا اور نیکوکاروں کو جزا دے گا۔ اس دعوت واصلاح کیلئے اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتب اور اپنے پیغمبروں کے ذریعے عملی نمونہ پیش کیا تاکہ لوگوں کے سامنے حق کے پیغام کو مسلسل پیش کیا جاتا ہے آج دعوت وتبلیغ کے حوالے سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم غیر مسلم قوموں کو اللہ تعالیٰ کے اصل پیغام کو پہنچائیں تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف لوٹ آئے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

10. موقع کے مطابق بات کرنا:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں ترتیب، اور بیساختگی ہوتی، بناوٹ نہ ہوتی تھی اور آپ موقع ومحل کی مناسبت سے بات کرتے تھے جس سے سننے والا فوراً متاثر ہو جاتا۔ دراصل موقع کی مناسبت سے آگاہ ہونا اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا خطیب کی حاضر جوابی اور کمال کی دلیل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خطابت کی محفوظ روایت سے یہ عیاں ہے کہ موقع کی مناسبت سے بات کر کے اثر ڈالنے اور ان کے ماحول کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکمل ملکہ عطا کیا تھا۔ (۲۴)

مبلغ کو ایسے مواقع سے احتراز کرنا چاہئے جب مخاطب اپنی کسی ایسی دلچسپی میں منہمک ہو جس کو چھوڑ کر دعوت حق کی طرف متوجہ ہونا اس کی طبیعت پر گراں گزرے۔ حضرت عکرمہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ لوگوں کو جمعہ جمعہ وعظ کیا کرو۔ اگر اس سے زیادہ ہو تو ہفتہ میں دو بار، اگر اس سے بھی زیادہ کرنا چاہو تو تین بار۔ اور لوگوں کو اس قرآن سے بیزار نہ کرو۔ ایسا ہرگز نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس ایسے وقت میں آؤ جب وہ اپنی کسی اور دلچسپی میں ہوں اور اس وقت ان کو وعظ سنانا شروع کر دو اور اس کا نتیجہ بیزاری ہے۔ ایسے مواقع پر خاموش رہو یہاں تک کہ لوگ تم سے خواہش کریں تو ان کو سناؤ تا کہ تمہارا وعظ رغبت سے سنیں۔ (۲۵)

داعی کو ایسی باتوں سے گریز کرنا چاہیے جو اکتاہٹ اور تنفر کا سبب بن سکتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو یمن میں اسلام کی دعوت وتبلیغ کیلئے متعین کیا اور رخصت کرتے ہوئے فرمایا "تم دونوں لوگوں کیلئے آسانی پیدا کرنا اور انہیں مشکل میں نہ ڈالنا، ان کو خوش کرنا اور متنفر مت کرنا"۔ (۲۶)

ایک حدیث پاک حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے اپنی جانوں پر سختی نہ کیا کرو کہ تم پر سختی کی جائے کیونکہ ایک قوم نے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی فرمائی جنکی نشانیاں یہ گرجے اور گھر ہیں۔ (۲۷)

11. دلنشین انداز بیاں:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گفتگو فرماتے تو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر بات کرتے تا کہ سامع پوری طرح ذہن نشین کر لے۔ اگر ضرورت پڑتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بات کو دہراتے تا کہ سمجھنے میں کمی نہ رہ جائے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بات کرتے تو تین مرتبہ دہراتے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تا کہ اسے ٹھیک طرح سمجھ لیا جائے"۔(۲۸)

ایک اور روایت حضرت عائشہ صدیقہؓ سے ہے۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرح جلدی جلدی گفتگو نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ آپ نہایت واضح اور تفصیلی گفتگو فرماتے۔ پاس بیٹھنے والا اسے یاد کر لیتا"۔(۲۹)

12. تشدد کے بجائے شائستگی:

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر پیش آیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوا کہ مشرکین مکہ ابوجہل کی قیادت میں آرہے ہیں۔تا کہ مدینہ پر حملہ کریں۔آپ ۳۱۳ مسلمانوں کے ساتھ نکلے۔آپ چاہتے تھے کہ دشمن فوج کی تعداد معلوم کریں۔آپ نے کچھ اصحاب کو آگے بھیجا تا کہ وہ پتہ کریں۔وہ لوگ دو غلام پکڑ کر لے آئے جو مکہ کی طرف سے آرہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ مکہ سے جو لوگ نکلے ہیں ان کو تم نے دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا کہ ان کی تعداد کتنی ہے،اب انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نہیں جانتے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سوال بدل دیا۔اور پوچھا کہ وہ لوگ اپنے کھانے کیلئے روزانہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ایک دن نو اونٹ اور ایک دن دس اونٹ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ لوگ نوسو اور ایک ہزار کے درمیان ہیں۔(۳۰)

غلاموں نے جب تعداد بتانے سے انکار کیا تو ایک صورت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو مارنے کا حکم دیتے اور مار پیٹ کے ذریعے ان سے کہلوانے کی کوشش کرتے۔مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی کا طریقہ چھوڑ کر حکمت کا طریقہ اختیار فرمایا اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش میں سختی کر سکتے تھے۔مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔یہی اصول زندگی کے تمام معاملات کیلئے ہے۔آدمی کو چاہئے کہ وہ حکمت اور تدبیر کے ذریعہ اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرے، وہ تشدد تک ہرگز نہ جائے کیونکہ تشدد سے الجھاؤ پیدا ہوتا ہے۔اور سادہ معاملہ ایک پیچیدہ معاملہ بن کر رہ جاتا ہے۔ پرامن تدبیر اس دنیا میں سب سے زیادہ کارگر تدبیر ہے۔(۳۱)

12. درگزر و کشادہ دلی:

ایک روز ایک بدو خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سوال کیا کہ اسے کوئی چیز عطا کی جائے۔سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت جو میسر تھا اسے دیدیا اور پوچھا۔میں نے کیا تیرے ساتھ کوئی احسان کیا ہے؟

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اعرابی بولا نہ آپ نے میرے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی قابل تعریف بات کی ہے۔

اس کے اس گستاخانہ جواب کو سن کر اہل اسلام غصہ سے بھر گئے اور اس کی طرف دوڑے تا کہ اس گستاخ کا سر قلم کر دیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سختی سے حکم دیا، رک جاؤ، کوئی آگے نہ بڑھے۔

اس ارشاد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں تشریف لائے۔ بدو کو بھی بلا بھیجا۔ جب وہ حاضر ہوا تو اس کو مزید عطا فرمایا اور اس کی جھولی بھر دی۔ پھر دریافت کیا کہ کیا میں نے تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کی ہے۔ کہنے لگا اے اللہ کے رسول آپ نے بڑا احسان فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میرے اہل وعیال کی طرف سے بھی اور میرے قبیلہ کی طرف سے بھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ جملہ سنا تو اسے فرمایا کہ تم نے پہلے جو بات کہی تھی اس سے میرے صحابہ کو بڑا دکھ ہوا۔ اگر تم پسند کرو تو یہی بات ان کے سامنے دہرا دو تا کہ ان کا رنج دور ہو جائے اور تیرے بارے میں ان کے سینے میں جو خلش ہے وہ نکل جائے۔ اس نے عرض کی بصد مسرت میں ان کے سامنے یہ جملہ دہرانے کیلئے تیار ہوں۔

دوسرے روز صبح یا عشاء کے وقت وہ پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اس اعرابی نے کل جو بات کہی تھی اور تم نے سنی پھر ہم نے اس کو مزید عطا فرمایا اور اس کی جھولی بھر دی تو اس نے بتایا کہ وہ اب راضی ہو گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اب اس اعرابی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کیا یہ بات ٹھیک ہے کہ تم راضی ہو گئے ہو۔ اس نے کہا میں راضی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے اہل وعیال اور قبیلہ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ جو آپ نے عطا فرمایا یہ ان کے فقر وافلاس کو دور کر دے گا۔

اس کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس تعلق کی وضاحت کی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے امتیوں کے ساتھ ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین کی طرف توجہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

میری اور تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی اونٹنی بھاگ نکلے۔ لوگ اس کو پکڑنے کیلئے اس کے پیچھے دوڑنے لگیں۔ وہ لوگوں کے پاؤں کی آہٹ سن کر اور زیادہ بدکے اور تیزی سے بھاگنا شروع کر دے۔ اسی اثناء میں اس کا مالک آجائے تو وہ تعاقب کرنے والوں کو بلند آواز سے کہے میرے درمیان اور میری اونٹنی کے درمیان رکاوٹ نہ بنو۔ درمیان سے ہٹ جاؤ اور اس کا تعاقب نہ کرو میں تم سے زیادہ اپنی اونٹنی کا مزاج

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شناس ہوں اور اس کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

اس کی بات سن کر تمام لوگ رک گئے۔ اس نے اپنے دامن میں سبز چارہ ڈالا اور اونٹنی کی طرف بڑھا اونٹنی نے اپنے مالک کی جب مانوس آواز سنی اس نے مڑ کر دیکھا کہ اس کا مالک اپنی جھولی میں سبز چارہ لے کر دوڑا آ رہا ہے۔ وہ اونٹنی رک گئی اور جہاں اس کا مالک تھا اسی طرف جانے لگی۔ مالک نے اس کی نکیل پکڑ لی اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ بیٹھ گئی پھر اپنا کجاوہ اس پر کس کر باندھا اور اس پر سوار ہو گیا۔

یہ مثال بیان کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کل اس شخص نے جو گستاخانہ بات کی تھی اور تم اس کو قتل کرنے کیلئے دوڑے تھے اگر میں درمیان میں رکاوٹ نہ بنتا اور تم اس کو قتل کر دیتے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا۔

میں نے اس کو اپنے حکیمانہ انداز سے بارگاہ رسالت کی تعظیم اور ادب کو ملحوظ رکھنے کی طرف رہنمائی کی۔ وہ جہنم سے بچ گیا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق قرار پایا۔(۳۲)

13. صبر وتحمل اور مثبت انداز فکر:

دعوت وتبلیغ کا کام صبر وتحمل سے مثبت انداز فکر کا متقاضی ہے۔ طائف کا واقعہ عفو و درگزر اور مثبت طرز فکر کا بے مثال نمونہ ہے ایک ایسے موقع پر جب مخالفین نے ظلم وستم اور تضحیک وتوہین کی انتہا کر دی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر بھی کسی کو برا بھلا نہ کہا اور نہ ہی بد دعا کی اور ایسے مایوس کن حالات میں بھی شمع امید جلائے رکھی کہ آج اگر یہ نہیں تو ان کی آنے والی نسلیں اسلام قبول کریں گی۔ دعوت وتبلیغ کے دوران مخاطب کی اشتعال انگیزیوں پر صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنا بھی ضروری ہے داعی اگر صبر کا طریقہ اختیار کرے تو تلخیوں کو گھٹائے گا وہ اس معتدل فضا کو باقی رکھے گا جس میں دعوتی عمل جاری ہوتا ہے، یہ صبر بے حد مشکل کام ہے، یہ تمام قربانیوں میں سب سے بڑی قربانی ہے اس صبر پر قائم رہنے کیلئے بہت زیادہ اولوالعزمی کی ضرورت ہوتی ہے صرف بلند فطرت لوگ ہی اس صبر پر قائم رہ سکتے ہیں، اس صبر کے بغیر دعوت وتبلیغ کا کام نہیں ہو سکتا، صبر سب سے بڑا عمل ہے، تمام عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت ہے۔(۳۳)

قاری محمد طیب لکھتے ہیں کہ دوران تبلیغ عموماً ناعاقبت اندیشوں یا بدنیتوں کی طرف سے، حق کا جواب ایذا رسانی اور سخت کلامی سے دیا جاتا ہے اگر مبلغ میں صبر وضبط نہ ہو تو اس کیلئے تبلیغ کا میدان کبھی ہموار نہیں ہو سکتا۔ کفار کی قولی ایذا رسانیوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبر وتحمل کی ہدایت فرمائی گئی اور آپ نے صبر وضبط کا عملی نمونہ قائم کر کے دکھا دیا۔(۳۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

14. ٹکراؤ سے اعراض:

حدیبیہ کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ سے روانہ ہو کر جب عسفان کے مقام پر پہنچے تو وہاں آپ کی ملاقات بشر بن سفیان الکعبی سے ہوئی اس نے آپ کو بتایا کہ قریش کو آپ کے اس سفر کی اطلاع مل چکی ہے وہ اپنی عورتوں اور بچوں کے ساتھ نکل آئے ہیں۔ انہوں نے چیتے کی کھال پہن لی ہے اور ذی طوی میں آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ ہرگز آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیں گے۔ خالد بن ولید ان کے سواروں کے دستہ کے سردار ہیں اور وہ اپنے سواروں کے ساتھ کراع الغمیم تک بڑھ چکے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ نہیں فرمایا کہ خالد کے دستہ سے لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ بلکہ آپ نے لوگوں سے کہا کہ تم میں کون شخص ہے جو ہم کو یہ راستہ چھوڑ کر جس پر قریش ہیں کسی دوسرے راستہ سے لے چلے۔

یہ سن کر قبیلہ اسلم کے ایک شخص نے کہا کہ اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ کام کروں گا اس کے بعد یہ صاحب آگے ہو گئے اور پورے قافلہ کو ایک نئے راستے پر چلا کر آگے لے گئے جو سخت پتھریلا اور دشوار تھا۔ قریشی دستہ جو خالد بن ولید کی سرادری میں آگے بڑھ رہا تھا اس نے مسلم لشکر کا غبار فضا میں دیکھا۔ اب انہوں نے سمجھا کہ وہ لوگ دوسرے راستے سے چلے گئے۔ چنانچہ قریشی لشکر بھی واپس ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل بتاتا ہے کہ آپ کی سنتوں میں سے ایک اہم سنت ٹکراؤ سے اعراض ہے۔ اگر دشمن جنگ پر تلا ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اہل اسلام بھی فوراً مقابلہ کیلئے تیار ہو جائیں۔ (۳۵)

دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارتی حکمت عملی:

قدیم زمانے ہی سے مختلف اقوام کے درمیان باہمی تعلقات اور دوطرفہ معاہدات کیلئے سفارتی سرگرمیوں کا سلسلہ موجود رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ اسلام کیلئے جو خطوط لکھے ہیں جو وفود بھیجے اور جو معاہدات کیے ان میں خیر خواہی اور دعوت کا پہلو سب سے نمایاں ہے۔ مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریر اور اسلوب کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف مملکتوں میں قائم شاہی نظام جو غیر انسانی بنیادوں پر قائم تھا کو چیلنج کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلایا اکثر ممالک میں شاہی نظام کی گرفت اتنی سخت تھی کہ عوام کی آزادی ان کے فرمان رواؤں کی نظر التفات کا دوسرا نام تھا ان فرمانرواؤں نے مذہبی پیشواؤں کا تعاون حاصل کر کے انسانیت کو اپنے پاؤں تلے روندا، اسلام سرخ وسفید، کالے اور گورے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے امتیاز کوختم کرنے کیلئے آیا۔اس نے بنی نوع انسان کے شاندار اور تابناک مستقبل کا مژدہ سنایا اسلئے آپ کے لب ولہجہ میں ذرا برابر نیاز مندی نہیں، مرعوبیت یا کمزوری نہیں بلکہ ایک خاص وقار ہے، عزم اور ثبات ہے چنانچہ اس اعتماد اور پرخلوص دعوت کے انتہائی اثرات مرتب ہوئے، یہ خط کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ مطلق العنان بادشاہ اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس دیئے ہوئے نظام کے دائرے میں آجائیگا۔(۳۶)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط نے دوسرے ممالک میں شہری آزادیوں، انصاف، مساوات، اور بنیادی حقوق کی بازیابی کے سلسلہ میں اہم کردار کیا۔آپ کے پراثر خطوط پڑھ کر سربراہان مملکت نے اسلام قبول کرلیا جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا انہوں نے مخالفت ترک کردی۔حقیقت یہ ہے کہ یہ خطوط آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیاسی تدبر اور بالغ نظری کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

تبسم محمود غضنفر لکھتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بین الاقوامی سفارتی سرگرمیوں کا بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام ایک عالمی قوت کے طور پر پہچانا گیا اور عرب کے بہت سے قبائل جو دور دراز علاقوں سے تعلق رکھتے تھے اس عالمی قوت کے ساتھ ناطہ جوڑنے کی خواہش کرنے لگے اور اس مقصد کیلئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وفود اور سفیر بھیجنا شروع کئے۔(۳۷)

ان مکتوبات نبوی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں کس طرح کا ذہنی وفکری اور عملی انقلاب برپا کیا اور انسانیت کیلئے کیا کیا اصول وضع کئے تمدن اور معاشرت کو کن راہوں پر ڈالا اور انسانیت کے فطری تقاضوں کی کس حد تک تکمیل فرمائی۔اس تعلیم کی بدولت دنیا کی سب سے زیادہ جاہل اور پس ماندہ قوم، علمی، روحانی، اخلاقی اور سیاسی اعتبار سے زیادہ سے زیادہ شائستہ بن گئی۔اور ایک ایسا معاشرہ وجود میں آگیا جس میں خدا پرستی وحقوق کی ادائیگی۔تقویٰ و پرہیزگاری اور نیکی و ہمدردی کے جملہ اوصاف حسنہ بدرجہ اتم پائے جاتے تھے۔چشم فلک نے دنیا میں یہ حیرت انگیز انقلاب صرف ایک مرتبہ دیکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ صرف مسلمانوں کے تحفظ کیلئے عالم گیر اور ہمہ گیر امن کی خاطر ایسے معاہدات کئے جن میں ہر شخص کو رائے اور ضمیر کی مکمل آزادی کے ساتھ ساتھ فیصلہ کرنے کا موقع دیا گیا ہے، بلکہ اس طرح سیرت مقدسہ کا یہ پہلو جو بین الاقوامی حیثیت رکھتا ہے، نمایاں ہوکر سامنے آگیا ہے، مکتوبات نبوی میں تمام ایسے سیاسی اور معاشرتی معاہدے پیش کئے گئے ہیں جن کے ذریعے سے مدینہ منورہ ایک ایسے متحدہ مرکز میں تبدیل ہوگیا جو چندسال کی مختصر ترین مدت میں نہ صرف دینی وروحانی بلکہ سیاسی اور معاشرتی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حیثیت سے بھی دنیا کا سب سے بڑا صدر مقام بن گیا۔ یہ معاہدات امن وآزادی کا واضح اعلان ہیں، یہ غیر مسلم شہریوں کے حقوق کا بنیادی ماخذ اور سیاسی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعد میں خلفائے اسلام نے غیر مسلم شہریوں کیلئے جو قانون بنائے ان کی اصل یہی معاہدات ہیں، عہد رسالت کا یہ ریکارڈ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و عادات، اسلامی عقائد، عبادات کے بے شمار مسائل، اسلامی تہذیبی وتمدن کی خصوصیات اور حکومت اسلامی کے سیاسی نظریات کیلئے بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مکتوبات نبوی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیاسی بصیرت اور دعوت وتبلیغ کی کامیاب حکمت عملی کا بین ثبوت ہیں۔ مولانا سید محبوب علی رضوی لکھتے ہیں کہ مکتوبات نبوی کے ایک ایک لفظ سے مخاطب کیلئے دردمندی اور خیر اندیشی کے دلی جذبات مترشح ہوتے ہیں یہ مکاتیب عام طور پر بہت مختصر ہوتے تھے ان میں لفظ و بیان کی نمائش کی بجائے سادگی اور حقیقت پسندی کا طرز نمایاں ہے ان میں فلسفیانہ موشگافیوں اور منطقی نکتہ آفرینیوں کی بجائے پیغام نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادگی، دل نشینی اور خلوص کا نقش دل پر اثر کرتا جاتا ہے آپ سادہ عام فہم انداز میں اپنی دعوت کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہتے تھے۔(۳۸)

غرض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سفارتی حکمت عملی میں مکتوبات نبوی اور معاہدات کو اہم حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے ان کے ذریعے پیغام ربانی کو انتہائی موثر اور جاندار طریقے سے عوام الناس تک پہنچایا۔

دعوت وتبلیغ کی حکمت عملی میں میڈیا کا اہم کردار:

موجودہ دور میں ذرائع ابلاغ ایک موثر قوت کی حیثیت رکھتے ہیں یہ ذرائع ابلاغ معاشرے کے بناؤ اور بگاڑ پر قدرت رکھتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہندو، یہودی اور عیسائی ذرائع ابلاغ کے اہم سرچشموں پر قابض ہیں خدا بیزار، مادہ پرستی اور لادینی افکار سے مسلح مغربی، بھارتی میڈیا کا سیلاب مسلم معاشروں کی تہذیب وثقافت کی جانب بڑھتا اور امڈتا چلا آرہا ہے اس سیلاب کو تہذیبی، ثقافتی یلغار کا نام دیا گیا ہے۔ چونکہ امریکہ اور مغرب کے ترقی یافتہ ممالک دور جدید کے معمار ہیں اسلئے وہ تعلیم، صنعت، اور معیشت کے علاوہ تہذیب و تمدن کے میدان میں بھی اپنا تسلط قائم کرنا چاہتے ہیں اور اپنی شیطانی تہذیب کو مسلمانوں کی پاکیزہ تہذیب پر غالب کرنے کیلئے کوشاں ہیں تاکہ مسلمانوں کے طرز زندگی اور ذوق جمالیات کو مسخ کر کے مغرب کے آزادانہ طرز زندگی کو مسلم معاشروں میں فروغ دے سکیں۔(۳۹)

مغرب کے سیاسی، ثقافتی اور اطلاعاتی حملوں نے مسلمانوں کو ایک عظیم امتحان اور بہت بڑے چیلنج سے دوچار کردیا ہے مگر امت مسلمہ کی بدقسمتی ملاحظہ ہو کہ یہودی مغرب سازوں کیطرف سے غیر ملکی ثقافتی یلغار

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں جو تیزی آتی جارہی ہے اس کے آگے بند باندھنے کی فکر نہ حکمرانوں کو ہے نہ علماء کو سیاستدانوں کو اور نہ ہی میڈیا کے کارپردازوں کو، آج دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری پوری امت مسلمہ پر عائد ہوتی ہے کیونکہ آج ایک طرف ایسے انسان ہیں جنہیں مرنے سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ مرنے کے بعد ایک بار پھر رب کائنات پوری انسانیت کو زندہ کرے گا اور ان سے دنیاوی زندگی کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔ اسلام کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک ہے اسلام اپنی فطری سادگی پر قائم ہے توحید ورسالت اور آخرت کے عقائد انسان کی اخروی زندگی کے ساتھ ساتھ دنیاوی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ دیگر مذاہب کی غیر ضروری رسوم اور مشرکانہ عقائد نے انسان کو مذہب سے بیزار کر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگوں کو اسلام کی سادگی اور فطرت انسان سے قریب تر ہونے کے بارے میں آگاہ کیا جائے ماضی میں سفر اور ابلاغ کے ذرائع بہت محدود تھے انسان کیلئے دور دراز کے علاقوں کا سفر انتہائی دشوار تھا۔ بعد کے زمانے میں بحری سفر نے اس کام میں کافی آسانی پیدا کر دی موجودہ زمانے میں ابلاغ کے جدید ذرائع نے اس آسانی کو اخروی حد تک پہنچا دیا اب داعی کے لئے تیز رفتار سفر بھی آسان ہو گیا اور اپنی آواز کو دور دراز کے علاقوں تک پہنچانا بھی۔ ٹیلی فون، موبائل فون، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، فیکس مشین غرض پیغامات اور خیالات کی ترسیل کا سلسلہ تیز ترین ہو چکا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ان وسائل کو دعوت دین اور مخلوق خدا کی بہتری کے لئے استعمال کریں دعوت وتبلیغ کیلئے اخبارات، رسائل ومیگزین وغیرہ کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اس طرح آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بھی نہایت قیمتی دعوتی ذریعے ہیں۔

دعوت واصلاح اور میڈیا:

مولانا وحیدالدین خان لکھتے ہیں کہ قرآن کی اصطلاح میں دعوت اور اصلاح دو الگ الگ کاموں کے عنوان ہیں۔ دعوت سے مراد غیر مسلموں کو دین الٰہی کا مخاطب بنانا ہے(۴۰) اور اصلاح سے مراد وہ عمل ہے جو اہل اسلام کی داخلی درستگی کیلئے کیا جائے (۴۱) مجازی طور پر کبھی ایک لفظ کا اطلاق دوسرے عمل کیلئے کیا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور دونوں کے تقاضے ایک دوسرے سے جدا ہیں۔

دعوت یا دعوت الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ غیر مسلموں میں خدا کے دین کے احکام پہنچائے جائیں۔ یہ عمل ایک خالص اصولی عمل ہے اس کا تعلق نہ اہل اسلام کے قومی معاملہ سے ہے اور نہ کسی دنیوی یا مادی معاملہ سے۔ داعی کے لئے لازم ہے کہ وہ دعوت کے کام میں ہرگز کسی دوسرے تقاضے کو شریک نہ کرے ورنہ وہ دعوتی عمل کی بجائے قومی عمل بن جائے گا اور دعوتی اعتبار سے اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دعوت کا نشانہ بے خبروں کی بے خبری کو توڑنا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو خدا کے تخلیقی منصوبے سے آگاہ کیا جائے۔ان کو بتایا جائے کہ ان کا خالق کون ہے اور دنیا میں وہ انہیں کس روش کے ساتھ دیکھنا چاہتا ہے اور یہ کہ موت کے بعد ان سے ان کی دنیوی زندگی کا حساب لیا جائے گا اور اس کے بعد خدا کی عدالت میں ان کے ابدی مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔(۴۲)

نذرالحفیظ ندوی لکھتے ہیں کہ میڈیا کی تاثیر کے تین مراحل ہیں:

1. تکرار:

دعوت وتبلیغ کے پیغام کو دوسروں تک نئے نئے اسالیب میں پہنچانا،اور اس کے تسلسل واعادہ کا مطلب یہی ہے کہ حالات وواقعات کے اعتبار سے اس پیغام کو نئے اور انوکھے اسلوب میں اس طرح پیش کرنا کہ اس پیغام میں غیر معمولی قوت وتاثیر آجائے ، پھر جب جب کوئی موقع مناسب آئے اس کو غنیمت سمجھ کر اچھوتے انداز میں اس کو پیش کردے تا کہ سامعین وقارئین کو وہ نئی چیز معلوم ہو۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانی زندگی سے متعلق بنیادی ضرورتیں وہی ہوتی ہیں جولاینفک ہوتی ہیں اور اس کے عقیدے کا جزو ہوجاتی ہیں،ان کا اعادہ اور تکرار ضروری ہوتا ہے،مثال کے طور پر پولیو اور دوسرے امراض سے حفاظت کیلئے ویکسین کا مسئلہ ہے جس پر وقتاً فوقتاً میڈیا کے ذریعے روشنی ڈالی جاتی ہے،اس طرح اسلامی شریعت سے متعلق احکامات ہیں،روزہ،حج،زکوۃ،نماز،قربانی وغیرہ کے مسائل کو ہمیشہ نئے نئے ڈھنگ سے موثر طریقے سے پیش کیا جاسکتا ہے۔

2. جدت طرازی:

یعنی ایک خیال سے دوسرا نیا خیال اخذ کرنا اس لئے کہ دونوں کے درمیان ربط وتعلق ہے،مثال کے طور پر توحید کے موضوع پر روشنی ڈالنے کا مطلب شرک وکفر اور بت پرستی سے نفرت پیدا کرنا،انبیاء کی سیرت وکردار پر نئے نئے اسلوب میں روشنی ڈالنے کا مطلب ایسا ہی کردار مطلوب ہے،مہذب انسان بننے کی دعوت کا مطلب جہالت اور ناخواندگی کو ختم کرنا،معاشرہ میں منظّم زندگی گزارنا،ماحول کو گندگی سے دور رکھنا، شہری قوانین ونظام کی پابندی کی دعوت یہ سب امور اسی میں داخل ہیں۔

3. یاددہانی یا تذکیر:

یاددہانی کا مطلب افکار وخیالات کو نئے نئے انداز میں یاددلانا،انسانی ذہنوں میں ان کو از سرنو تازہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کرنا، اس کیلئے اچھے افکار و خیالات اور پاکیزہ عقائد و دعوت کا تعلق کسی مناسبت یا موسم یا زمانہ سے نہیں ہوتا ہے، بلکہ ان افکار و عقائد کی زندگی کا تعلق مسلسل تذکیر و یاد دہانی سے رہتا ہے، جیسا کہ قرآنی ارشاد ہے:
وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرٰى تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (۴۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا (۴۴) اس طرح کی تذکیر و یاد دہانی کی نفسیاتی بنیاد اس پر ہے کہ انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہے، وہ جلد بھول جاتا ہے۔ اس لئے حقائق کو یاد دلانا اور فرائض کی طرف اس کی توجہ مبذول کرنا حکمت و دانشمندی کا تقاضا ہے۔ (۴۵)

جہاں تک دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں ذرائع ابلاغ کے استعمال کا تعلق ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ میڈیا مالکان کو ہدایات جاری کرے کہ وہ ثقافتی اور تفریحی پروگراموں کے ساتھ ساتھ اپنے دیگر پروگراموں میں عقیدہ توحید، فکر آخرت، سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام و بزرگان دین کے حالات زندگی کے بارے میں معلومات فراہم کریں عوام الناس کو شیطان کی پرفریب چالوں اور جمالیاتی مکر و فریب سے آگاہ کریں۔ ذرائع ابلاغ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی اہمیت واضح کی جائے اور سادہ طرز زندگی کی طرف رغبت دلائی جائے۔ اسلام کے سماجی نظام، یعنی فرد، خاندان، ہمسایہ، رشتہ دار، والدین، اولاد، اساتذہ کے حقوق کی اہمیت اور مسجد و مدرسہ کی کارکردگی اور کردار کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔ (۴۶)

علاوہ ازیں ذرائع ابلاغ غیر مسلموں کو مسلم تہذیب و ثقافت، عقائد، مذہبی تہوار، عائلی قوانین، حلال و حرام کی تمیز، پاکیزگی کے تصور، ستر پوشی اور لباس کی اہمیت سے آگاہ کریں۔ تمام ذرائع ابلاغ کی اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ ٹیلی ویژن کے جملہ پروگراموں میں اور اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والی اطلاعات، اداریوں، فیچروں اور کالموں میں نصیحت کا عنصر غالب کر دیں۔ ذرائع ابلاغ سے پیش کیا جانے والا ہر پروگرام نظریاتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہو اور اسکا مقصد عوام الناس کی رہنمائی اور اصلاح کرنا ہو۔ (۴۷)
غرض مندرجہ بالا اصول و ضوابط کے ذریعے ہم ایک موثر اور جاندار حکمت عملی اپنا سکتے ہیں جس کے ذریعے موجودہ سائنسی، صنعتی اور اطلاعاتی دور میں دعوت و تبلیغ کا فریضہ بہ حسن وخوبی ادا کیا جاسکتا ہے۔

حاصل بحث:

دعوت و تبلیغ کا کام چونکہ انتہائی اہم اور بنیادی نوعیت کا ہے اور اسی سے اسلام کا مستقبل اور مسلمانوں کی نجات وابستہ ہے ختم نبوت کے بعد اب یہ اہم کام امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری بن چکی ہے۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ مخاطب سے نرمی، محبت، رواداری، ہمدردی اور شائستگی کا مظاہر کیا جائے اور نہایت درد مندی اور خلوص سے حق کی دعوت پہنچائی جائے۔ خصوصاً غیر مسلموں تک اسلامی دعوت پہنچانے کیلئے جدید

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ذرائع ابلاغ، الیکٹرانک میڈیا و پرنٹ میڈیا یعنی ریڈیو، ٹیلی ویژن اخبارات ورسائل، کمپیوٹر وغیرہ کو نہایت حکمت وتدبر سے استعمال کیا جائے اور انہیں توحید ورسالت اور آخرت کے عقائد کے علاوہ اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت سے آگاہ کیا جائے۔آج کا جدید انسان دیگر مذاہب کی غیر ضروری رسوم، مشرکانہ عقائد اور ننگی تہذیب سے بیزار ہو چکا ہے۔ضروری ہے کہ لوگوں کو اسلام کی سادگی اور فطرت انسان سے قریب تر ہونے کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔ دعوت وتبلیغ کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ان احکامات اوراصولوں کی پیروی کی جائے جن کا تذکرہ وقرآن وحدیث میں موجود ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ رضوی، مولانا سید محبوب، مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۹۰، ص:۲۶

۲۔ راغب اصفہانی، حسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی، ص:۱۷۷

۳۔ پاپولر اردو لغت، اورینٹل بک سوسائٹی، لاہور، ۱۹۸۸، ص:۳

۴۔ فیروز اللغات اردو، فیروزسنز لمیٹڈ لاہور، ۱۹۷۷، ص۵۳

۵۔ اردو لغت، ترقی اردو بورڈ کراچی، ۱۹۲۷، ۳۹/۱

۶۔ Websters, New English Collegiate Dictionary, USA, 1992, P.203

۷۔ Encyclopaedia Britannica, USA, 1970, P. 6/203

۸۔ تنزالوی حافظ محمد سجاد، مضمون رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت میں انسانی نفسیات کا لحاظ، مطبوعہ ماہنامہ دعوۃ (دسمبر) بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۹۵، ص۱۱

۹۔ ایضاً صفحہ۱۲

۱۰۔ النحل، ۱۶:۱۲۵

۱۱۔ مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، ایڈیشن ۳۱، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ۵۸۱/۲

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ طٰہٰ، ۲۰:۴۴

۱۴۔ خان، مولانا وحید الدین، عظمت اسلام، دارالتذکیر، لاہور، ۲۰۰۷، ص۱۳۳

۱۵۔ التوبہ، ۹:۱۲۸

۱۶۔ شمس الدین، محمد وآنسہ مہناز فاطمہ، تبلیغ وابلاغ (سیرت طیبہ کی روشنی میں)، آگہی پبلیکیشنز، کراچی، ۱۹۹۲، صفحہ ۱۱۶

۱۷۔ قاری محمد طیب، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول، دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسلام آباد،۱۹۹۱،ص ۳۷

۱۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، ترجمہ اردو، عبدالحکیم خان اختر، شاہجہانپوری، حامد اینڈ کمپنی، لاہور،۱۹۸۲،۳/ ۹-۸۰۸

۱۹۔ ہیثمی، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد، دارالکتاب العربی، بیروت،۱۴۰۲ھ،۱/ ۱۲۹

۲۰۔ قاری محمد طیب، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول دعوہ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد،۱۹۹۱،ص ۴۲

۲۱۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، ترجمہ اردو، عبدالحکیم خان اختر، شاہجہانپوری، حامد اینڈ کمپنی، لاہور،۱۹۸۲

۲۲۔ السبا،۳۴: ۲۸

۲۳۔ خان، مولانا وحیدالدین، دعوت حق دارالتذکیر لاہور،۱۹۹۰،ص ۱۶

۲۴۔ اظہر، ڈاکٹر ظہور احمد، فصاحت نبوی اسلامک پبلیکشنز لمیٹڈ ۱۹۸۸،ص ۱۹۶

۲۵۔ الخطیب، محمد بن عبداللہ، مشکوۃ، ترجمہ اردو عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال اردو بازار لاہور،۱۹۹۹،۱/ ۲/ ۷

۲۶۔ مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، ترجمہ اردو غلام رسول سعیدی، فرید بک سٹال لاہور۔ ۲۰۰۶،۳/ ۵۰۸

۲۷۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، ترجمہ اردو عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری، فرید بک سٹال لاہور،۲۰۰۲،۳/ ۵۳۸

۲۸۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح، ترجمہ اردو، عبدالحکیم خان اختر، شاہجہانپوری، حامد اینڈ کمپنی، لاہور،۱۹۸۲،۱/ ۱۳۷

۲۹۔ ترمذی، محمد بن عیسٰی، ابوعیسٰی، جامع ترمذی، ترجمہ اردو محمد صدیق ہزاروی، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۱،۲/ ۶۸۱۔

۳۰۔ مبارکپوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، المکتبۃ السّلفیہ، لاہور،ص ۲۸۷، ۲۸۸

۳۱۔ خان، مولانا وحیدالدین، عظمت اسلام، دارالتذکیر لاہور،۲۰۰۷،ص ۱۲۶

۳۲۔ قاضی عیاض، ابوالفضل، مالکی، الشفا تبعریف حقوق المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، المکتبۃ العصریۃ، بیروت،۲۰۰۴، جزء ۱،ص ۹۲

۳۳۔ خان، مولانا وحیدالدین، دعوت حق دارلتذکیر لاہور،۱۹۹۰،ص ۳۱

۳۴ قاری محمد طیب، اسلام میں دعوت وتبلیغ کے اصول دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد،۱۹۹۱،ص ۶۳

۳۵۔ خان، مولانا وحیدالدین، عظمت اسلام، دارالتذکیر لاہور ص ۱۳۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۶۔ الاحمدی، علی بن حسین بن علی، مکاتیب الرسول، المطبعہ العلمیہ لاہور، 1958، ص ۳۰

۳۷۔ غضنفر تبسم محمود، اسلامی سلطنت کے سفیر صحابہ، نعمان کتب خانہ لاہور، ۲۰۰۲، ص ۳۱

۳۸۔ رضوی، مولانا سید محبوب، مکتوبات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادارہ اسلامیات لاہور، ۱۹۹۰، ص ۳۵

۳۹۔ اکبر، محمد وسیم، ذرائع ابلاغ اسلام مکہ پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، ۲۰۰۲، ص ۱۵۳

۴۰۔ الشوریٰ، ۴۲: ۱۵

۴۱۔ الحجرات، ۴۹: ۹

۴۲۔ خان، مولانا وحیدالدین، دعوت حق، دارالتذکیر، لاہور، ۱۹۹۱، ص ۵۶

۴۳۔ الذاریات، ۵۱: ۵۵

۴۴۔ النساء، ۴: ۱۳۶

۴۵۔ ندوی نذر الحفیظ، مغربی میڈیا اور اس کے اثرات مجلس نشریات اسلام کراچی، ۲۰۰۱، ص ۳۴۰

۴۶۔ اکبر، محمد وسیم، ذرائع ابلاغ اور اسلام مکہ پبلی کیشنز لمیٹڈ لاہور، ۲۰۰۳، ص ۱۶۵

۴۷ اکبر، محمد وسیم، اسلامی ریاست میں آزادی ذرائع ابلاغ کی حدود، وحید آرٹ پریس، ڈیرہ اسماعیل خان، ۲۰۰۴، ص ۸۸

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.